145446 ـ حج کے دوران خاوند فوت ہو جائے تو کیا عدت کے لیے واپس آنا ضروری ہے ؟

سوال

حج پر جانے والی عورت کا دوران حج خاوند فوت ہو جانے کی صورت میں کیا احکام ہونگے ؟
اور اس عورت کی شرعی حالت کیا ہوگی ؟ کیا وہ حج مکمل کرے اور واپس آ کر عدت گزارے یا کہ فوری طور پر گھر واپس آ جائے، برائے مہربانی قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنائت فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس عورت کا دوران حج خاوند فوت ہو جائے اس کی دو حالتیں ہونگی:

پہلی حالت:

حج کے لیے نکلنے سے قبل اسے خاوند فوت ہونے کی خبر ملے، تو اس عورت کے لیے حج پر جانا جائز نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر اس پر فرضی حج ہو اور اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اسے اپنےگھر میں عدت گزارنی واجب ہوگی چاہے حج رہ جائے وہ عدت گزارےگی؛ کیونکہ حج پر جانے سے گھر میں عدت گزارنا رہ جائیگی اور اس کا کوئی بدل نہیں؛ لیکن اس کے مقابلہ میں آئندہ برس حج کرنا ممکن ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (8 / 135).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك عورت اپنے خاوند کے ساتھ حج کا عزم رکھتی تھی کہ شعبان میں اس کا خاوند فوت ہوگیا تو کیا وہ حج کے لیے جا سکتی ہے ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

" اس بیوہ عورت کے لیے دوران آئمہ اربعہ کے ہاں دوران عدت حج کا سفر کرنا جائز نہیں " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 29).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (45519) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوسری حالت:

حج کے لیے جانے کے بعد خاوند فوت ہونے کی خبر ملے تو اس عورت کی حالت کو دیکھا جائیگا اگر تو وہ ابھی قریب ہو کہ اس نے نماز قصر کرنے کی مسافت طے نہ کی ہو تو وہ واپس گھر آ کر عدت گزارےگی اور حج کے لیے نہیں جائیگی لیکن اگر قصر کی مسافت سے زیادہ سفر کر چکی ہو تو پھر وہ اپنا سفر جاری رکھے اور اس کے لیے واپس آنا لازم نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر عورت گھر سے سفر پر نکلے اور راستے میں خاوند فوت ہو جائے اگر قریب ہو تو واپس پلٹ آئے کیونکہ وہ مقیم کے حکم میں ہے، اور اگر دور ہو تو پھر اپنا سفر جاری رکھے، امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب تك وہ احرام نہیں پہنتی اسے واپس پلٹا دیا جائیگا.

لیکن صحیح یہی ہے کہ دور چلی جانے والی عورت کو واپس نہیں پلٹایا جائیگا.

اگر قریب ہو تو واپس پلٹنے کے وجوب کی دلیل سعید بن سمیب کا قول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی عورتوں کے خاوند فوت ہوگئے اور وہ حج یا عمرہ پر جا رہی تھیں تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ذوالحلیفہ سے انہیں واپس کر دیا تا کہ وہ اپنے گھروں میں عدت گزار سکیں.

اور اس لیے بھی کہ سفر دور نہ ہونے کی وجہ سے ان کے لیے گھر میں عدت گزارنا ممکن تھا اس لیے یہ لازم ٹھرا بالکل اسی طرح جو آبادی سے دور نہ ہوا ہو، اور دور چلی جانے والی کو واپس آنا لازم نہیں ہے؛ کیونکہ اس کے لیے مشقت ہے اور واپسی کے لیے اسے سفر کی ضرورت ہے، تو وہ اپنے مقصد کو پہنچنے والی کے مشابہ ہوئی.

دور چلی جانے والی عورت جب واپس آئے اور اس کی عدت کے ایام باقی ہوں تو وہ اپنے خاوند کے گھر جا کر عدت گزارے، ہمارے علم کے مطابق تو اس میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ اس کے لیے اس گھر میں عدت گزارنا ممکن ہے، اس لیے یہ لازم ہوا جس طرح وہ سفر نہ کرتی تو لازم تھا " انتہی مختصرا

دیکھیں: المغنی (8 / 134 ـ 135).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جب کوئی عورت حج کے لیے جائے اور جدہ پہنچ کر اسے خاوند فوت ہونے کی اطلاع ملے تو کیا وہ حج مکمل کرے یا کہ عدت کے لیے رک جائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" وہ اپنا حج مکمل کریگی؛ کیونکہ اگر واپس آتی ہے تو سفر کر کے آئیگی، اور اگر وہیں رہتی ہے تو سفر میں رہےگی اس لیے حج مکمل کرے خاص کر جب حج فرضی ہو اور حج کے بعد واپس پلٹے، چاہے حج نفلی بھی ہو تو بھی مکمل کریگی " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (21 / 58).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

جو عورت حج کے لیے گئی اور حج میں اسے خاوند فوت ہونے کی اطلاع ملی تو وہ حج مکمل کرے، اس کے لیے حج ترک کر کے واپس پلٹنا لازم نہیں؛ کیونکہ اس میں مشقت ہے لیکن جب حج کے بعد واپس آئیگی تو عدت کے باقی ایام خاوند کےگھر گزارنا واجب ہونگے.

واللہ اعلم .